

36850- جب دوران طواف یاسعی نماز کھڑی ہو جائے

سوال

جب میں طواف یاسعی کر رہا ہوں اور نماز کی اقامت ہو جائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے آیا میں طواف یاسعی مکمل کروں یا پہلے نماز ادا کرنی چاہیے اور پھر طواف کا اعادہ کروں؟

پسندیدہ جواب

جب طواف اور سعی کے دوران نماز کھڑی ہو جائے تو آپ طواف منقطع کر کے امام کے ساتھ نماز ادا کریں اور پھر جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے طواف مکمل کریں، آپ کے لیے یہ لازم نہیں کہ آپ سارا طواف ہی دوبارہ کریں اور نہ ہی آپ اس چکر کو جو نماز کے لیے پورا نہیں کر سکے اسے ہی دوبارہ لگائیں گے۔ (بلکہ جہاں سے چھوڑا تھا اسی جگہ سے شروع کریں)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

جب کوئی شخص کسی ضرورت کی بنا پر طواف منقطع کرے مثلاً کسی شخص نے طواف کے تین چکر مکمل کیے تو نماز کی اقامت ہو گئی تو وہ شخص نماز ادا کرے اور بعد میں اسی جگہ سے طواف کی ابتدا کرے جہاں سے اس نے طواف منقطع کیا تھا، اور اس کے لیے حجر اسود کی طرف واپس جانا لازم نہیں بلکہ اسے بعض اہل علم جن کا قول ہے کہ اسے حجر اسود سے ابتدا کرنی ہوگی کی مخالفت کرتے ہوئے وہ اسی جگہ سے ہی ابتدا کر کے طواف مکمل کرے، اور صحیح یہی ہے کہ حجر اسود سے ابتدا کرنا لازم نہیں جیسا کہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے۔

اور اسی طرح اگر جنازہ ادا کیا جائے یا کسی نے اسے کھڑا کر کے بات چیت کی یا ریش کی بنا پر رک جائے یا اس طرح کوئی اور سبب ہو تو وہ اپنا طواف مکمل کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اھ

دیکھیں : مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (17/216)

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

جب کوئی شخص طواف یاسعی میں ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرے اور پھر اپنا طواف اور سعی وہیں سے ہی مکمل کرے جہاں سے ختم کیا تھا۔ اھ

دیکھیں فتاویٰ اسلامیہ (2/250)

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

جب انسان طواف کر رہا ہو چاہے وہ طواف عمرہ کا ہو یا حج کا یا نفل طواف ہو اور دوران طواف نماز کی اقامت ہو جائے تو وہ طواف چھوڑ کر نماز ادا کرے اور نماز کے بعد واپس جا کر طواف مکمل کر لے، اور وہ اپنا یہ طواف نئے سرے سے نہیں شروع کرے گا بلکہ وہ اسی جگہ سے طواف مکمل کرے جہاں سے اس نے نماز سے قبل چھوڑا تھا، اور نئے سرے سے چکر لگانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ طواف میں پہلے جو کچھ مکمل کیا جا چکا ہے اس کی ابتدا اور بنیاد صحیح اور شرعی اجازت کے تقاضا کی بنا پر تھی لہذا وہ شرعی دلیل کے بغیر باطل نہیں ہو سکتا۔

اھ

دیکھیں : فتاویٰ ارکان الاسلام صفحہ نمبر (539)

واللہ اعلم.